

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ



انکی علامتوں سے تم انکو پہچانو گے

بہیر نہا بہیر ہے

از قلم

امام المناظرین

حضرت علامہ صوفی محمد اللہ دتا نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ادارہ اشاعت العلوم و سن پورہ، لاہور پاکستان

تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ
پہچانو گے تم انہیں ان کی علامتوں سے

بھیر نما بھیر نے

مع ضمیمہ

www.Ishaat-ul-Uloom.net

مصنف

امام المناظرین حضرت علامہ مولانا صوفی محمد اللہ داتا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ناشر

ادارہ اشاعۃ العلوم

وسن پورہ ○ لاہور ○ پاکستان

نام کتاب _____ بھیڑنا بھیڑیے

مصنف _____ امام المناظرین حضرت مولانا صوفی محمد اللہ دمار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اشاعت _____ نہم

تعداد _____ اشاعت اول تا ہشتم : گیارہ ہزار (۱۱۰۰۰)

نہم پانچ ہزار (۵۰۰۰)

ناشر _____ ادارہ اشاعت العلوم

ہدیہ _____ ایصالِ ثواب بحق امام المناظرین حضرت صوفی محمد اللہ دمار صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اور

دُعائے خیر بحق معاونین ادارہ

www.Ishaat-ul-Uloom.net

(ا) ادارہ اشاعت العلوم افغان سٹریٹ وٹن پورہ لاہور۔

(ب) ادارہ غوثیہ رضویہ مکان نمبر ۲۰ گلی نمبر ۲۲۔ بی کرم پارک مصری شاہ لاہور۔

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۴	پس منظر	۱
۵	دعا بیوں کا پہلا خط	۲
۹	مناظر اہل سنت کی طرف سے دعا بیوں کے پہلے خط کا جواب	۳
۹	پہلی بات	۴
۹	جواب	۵
۹	مولوی ادیس کاندھلوی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور کا بیان	۶
۱۰	دوسری بات	۷
۱۰	جواب	۸
۱۱	سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اذیت پہنچانے والے کا انجام از روئے قرآن	۹
۱۱	بلند آواز سے آمین کہنے والا کافر نہیں ہو سکتا	۱۰
۱۱	تیسری بات	۱۱
۱۱	جواب	۱۲
۱۱	اعتراض در بارہ علم غیب اور اس کا جواب ۲	۱۳
۱۱	چوتھی بات	۱۴
۱۱	جواب	۱۵
۱۲	دلیل علم غیب سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۱۶
۱۲	پانچویں بات	۱۷
۱۲	جواب	۱۸
۱۲	عقیدہ نمبر ۱ سرسودودی کا فرمان کہ انبیاء اولیاء شہداء صالحین مژدہ میں	۱۹
۱۳	عقیدہ نمبر ۲ مانی مدرسہ دیوبند کا حکم نافذ تو کی گھٹا ہے کہ زمانہ نبوی کے بعد بھی کوئی ادنیٰ پیدا ہو سکتا ہے	۲۰

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۱۴	عقیدہ نمبر ۲ نمازیں میل اور گھسے کا خیال نبی کے خیال سے بہتر ہے۔	۲۱
۱۴	عقیدہ نمبر ۳ اللہ کی شان کے آگے نبی چہارے بھی ذیل ہے۔	۲۲
۱۵	عقیدہ نمبر ۵ اللہ تعالیٰ (معاذ اللہ) جھوٹا اور ظالم ہو سکتا ہے۔	۲۳
۱۵	عقیدہ نمبر ۶ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ انور کی طرف سفر کرنا گناہ ہے۔	۲۴
۱۶	عقیدہ نمبر ۷ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روضہ انور گرانا واجب ہے (معاذ اللہ)	۲۵
۱۶	جہی بات	۲۶
۱۶	جواب	۲۷
۱۶	ساتویں بات	۲۸
۱۶	جواب	۲۹
۱۶	آخری گزارش	۳۰
۱۹	مناظر اہل سنت کے جوابی خط کے جواب میں دہائیوں کا دوسرا خط	۳۱
۲۱	مناظر اہل سنت کی طرف سے دہائیوں کے جوابی خط نمبر ۲ کا جواب	۳۲
۲۲	علماء کسی کو کافر نہیں بناتے	۳۳
۲۳	دیوبندیوں کی کفر و شرک کی مشین	۳۴
۲۳	عقیدہ نمبر ۸	۳۵
۲۳	عقیدہ نمبر ۹	۳۶
۲۳	عقیدہ نمبر ۱۰	۳۷
۲۴	عقیدہ نمبر ۱۱	۳۸
۲۴	دو ٹوک فیصلہ	۳۹
۲۵	نوٹ	۴۰
۲۵	عقیدہ نمبر ۱۲ ہدایت و نجات رشید احمد گنگوہی کی اتباع پر موقوف ہے	۴۱
۲۶	دیوبندی امام ربانی کی حالت جنابت کا حال	۴۲

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۲۶	دیوبندی امام ربانی اور مدرسہ دیوبند کے بانی کی عجیب کہانی	۴۳
۲۶	رشتید احمد گنگوہی اور تقاضا نافرستی کی محبت بھری کہانی دیوبندی حکیم الامت کی زبانی	۴۴
۲۷	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے بیٹا بشر کہنے والے رشید احمد گنگوہی کو فرشتہ مانتے ہیں۔	۴۵
۲۸	بھروسے مجمع میں عورت کی شرم گاہ کا بیان	۴۶
۲۸	عقیدہ نمبر ۱۳۔ قرآن پاک پر ایمان رکھنا باطل اور خرافات ہے۔	۴۷
۲۹	عقیدہ نمبر ۱۴۔ بقول گنگوہی جھوٹ بولنا اللہ تعالیٰ کی قدرت میں داخل ہے۔	۴۸
۲۹	عقیدہ نمبر ۱۵۔ اللہ تعالیٰ بھی عالم الغیب نہیں	۴۹
۳۱	ضمیمہ	۵۰
۳۲	مودودی صاحب کی مکمل عبارت	۵۱
۳۳	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنی امت کے مختلف گروہوں کے بارے میں بیان	۵۲
۳۳	اکدم بر سر مطلب	۵۳
۳۳	مفسر قرآن سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما	۵۴
۳۴	امام المفسرین ابو جعفر محمد بن جریر طبری کی تفسیر	۵۵
۳۵	حافظ عبد بیٹ اسماعیل بن کثیر دمشقی مفسر قرآن فرماتے ہیں	۵۶
۳۶	مودودی صاحب اپنی تردید آپ ہی کہتے ہیں	۵۷
۳۷	حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور پر فرما دیکرنا	۵۸

پس منظر

ایک روز چند نوجوان جن میں ایک بارشیش بھی تھا مناظر اسلام حضرت مولانا صوفی محمد احمد دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سابق خطیب جامع مسجد حنفیہ دکن پورہ کے پاس آکر کہنے لگے کہ ہم بسلسلہ تحفظ ختم نبوت مجلس عمل کے تحت ایک جلسہ کرنا چاہتے ہیں جس میں شریک ہو کر تقریر کرنے کی آپ کو دعوت دی جاتی ہے۔ قبلہ صوفی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً فرمایا کہ آج کل حکومت کی طرف سے اجتماعات اور لاؤڈ سپیکر پر پابندی ہے۔ اس لیے آپ جلسہ کی اجازت حاصل کریں پھر بندہ ضرور حاضر ہو جائے گا۔ بصورت دیگر بلاوجہ قانون شکنی کے لیے بندہ تیار نہیں۔ اُس وقت تو وہ نوجوان قدرے گفتگو کے بعد واپس لوٹ گئے لیکن گھر جاکر مناظر اسلام علیہ الرحمۃ کے ساتھ تحریری گفتگو کا سلسلہ چھیڑ دیا جو کہ قابل مطالعہ ہونے کی وجہ سے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

واضح رہے کہ جب ان لوگوں کا خط آیا تو اس بات کی تحقیق کی گئی کہ یہ لوگ کون ہیں تو پتہ چلا کہ ان میں سے اکثر کا تعلق دیوبندی مکتب فکر سے ہے اور وہی لوگ خط لکھ رہے ہیں۔

ناشر



وابیوں کا پہلا خط

جناب حضرت مولانا علامہ صوفی الشہداء صاحب خطیب جامع مسجد چوک ناخدا وستن پورہ - لاہور۔

اسلام علیکم

شاد باغ کی مجلس عمل کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام سلسلہ ختم نبوت کا پروگرام بنا طے پایا علاقے بھر کے معزز علمائے کرام جلسہ سے خطاب فرمائیں۔ اور اپنے ایمان افروز خیالات سے لوگوں کو نوازیں۔ آپ کا اسم شریف اُن معزز علمائے کرام میں سر فہرست تھا۔ میں اور ہماری مجلس عمل کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا خورشید احمد قصوری خطیب جامع مسجد آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے آپ کی زیارت نصیب ہوئی۔ حاضر ہونے کا مدعا عرض کیا تو آپ کا ایمان افروز جواب سن کر دل باغ باغ ہو گیا کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ آپ ضرور تشریف لائیں گے۔ ایک بات آپ نے ہمارے دل کی فرمائی، دوسری بات جو اصل تھی اپنے لیے فرمائی۔ ایک دم خوشیوں کا پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا۔ ختم نبوت کا وہ مقدس لغو ہماری محفل سے طوطے کی طرح اڑ کر دور درخت کی شاخ پر جا بیٹھا۔ میں سوچ میں پڑھ گیا کہ خدایا یہ تیرے محبوب کی محبت اور عقیدت کا دم بھرنے والے۔ اپنی جان و مال، وقت، آواز خطاب، غرض اپنے جسم کا ہر وہ حصہ جسے اپنے اختیار میں رکھتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نچا کر دینے والے کہلاتے ہوں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان مبارک میں ذرا سی گستاخی بھی برداشت نہ کر سکنے کا دعویٰ کرتے ہوں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات پاک کے ایک روپیہ کے کڑویں حسنے کی بھی جو گستاخی کرے تو یہ حضرات اُس کو جان سے مار دینے کی دھمکی دیتے ہوں جو حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر ناظر نہ مانے (حالا نہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر یا غیر حاضر ماننے سے عُمن کائنات کی شان میں نہ ہی ایک رتی کا اضافہ ہوتا ہے نہ ہی ایک رتی کی کمی ہوتی ہے) والوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیں۔ اُصیین بلند آواز سے کہنے پر کہنے والے کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیں۔ (حالا بلند آواز سے یا کم آواز اُصیین کہنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا) حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو نہ ماننے والے کو آپ خارج از اسلام قرار دیتے ہوں (حالا بلند آواز سے ہی نہیں) ہم کون ہوتے ہیں، عاشقِ اللہ محبوب

کے مطلق کوئی بات کرنے والے کسی نے خوب کہا ہے بد
بعد از خدا بزرگ تر توئی قسۃ مختصر

تو عرض کرنے کا مقصد جناب مولانا علامہ حضرت مفتی اسلام جناب صوفی اللہ داتا صاحب یہ تھا کہ جو حضور
نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر نہ مانے وہ کافر ہے۔ جو آئین بلند آواز سے کہے وہ کافر ہے۔ جو حضور نبی اکرم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب پر ایمان نہ رکھے بقول آپ کے وہ کافر جہنمی ہے۔ خدا کے لیے کچھ تو سوچئے آپ
وہابیوں۔ دیوبندیوں کے متعلق تو بہت سخت جذبات رکھتے ہیں، ان کے خلاف تقریریں کرتے ہیں، ان کے بزرگوں
کو جہنمی کہتے ہیں، ان سے مناظرے کرتے ہیں، ان کے ساتھ آپ بحث فرماتے ہیں۔ ان کو گستاخ رسول، گستاخ
اولیاء نہ جانے کیا کیا القابات سے نوازتے ہیں۔ آپ کی ہر تقریر ان لوازمات سے بھری ہوئی ہوتی ہے۔ معنی محمود
کو آپ مسلمان نہیں کہتے۔ مودودی کو آپ مسلمان نہیں کہتے۔ احسان الہی ظہیر کو آپ مسلمان نہیں کہتے۔ عبد القادر
رود پری آپ کے نزدیک کافر ہے۔ صرف اس لیے کہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر ناظر نہیں مانتے۔
آئین بلند آواز سے کہتے ہیں۔ علم غیب پر ایمان نہیں رکھتے۔ سوائے اللہ کے کسی سے نہیں مانتے۔ گیادھویں کا ختم
نہیں پڑھتے۔ اس لیے بقول آپ کے وہ کافر خارج از اسلام ہیں۔ ان کو کافر خارج از اسلام کرنے سے پہلے نہ
آپ کسی کی صفائی سننا گوارا کرتے ہوں اور ہر وقت اپنے مریدوں میں اعلان فرماتے ہوں کہ وہابیوں اور دیوبندیوں
کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ ان کیساتھ رشتے ناطے نہ کرو۔ یہ کافر ہیں۔ وہابی۔ دیوبندی۔ مودودی صرف اس
لیے کافر ہیں کہ وہ مندرجہ بالا باتوں پر ایمان نہیں رکھتے۔ آپ ان کے ساتھ بائیکاٹ کر سکتے ہیں۔ ان کی مسجد
میں جانا گناہ عظیم خیال کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ رشتے ناطے کرنا گناہ خیال کرتے ہیں۔ صرف اس لیے کہ وہ حاضر ناظر
آئین بلند آواز سے علم غیب پر ایمان نہیں رکھتے یا رکھتے ہیں۔ آپ ان کے خلاف اپنی زبان جس طرح چاہے
استعمال کریں۔ آپ کو کوئی خوف نہیں کوئی خطرہ نہیں۔ صوفی صاحب خدا کے لیے سوچئے۔ اگر وہابی گستاخ رسول
ہیں تو ان کے پیچھے خانہ کعبہ میں جا کر کیوں نماز پڑھتے ہیں۔ کیا اُس وقت نماز ہو جاتی ہے۔ حالانکہ خانہ کعبہ اور مدینہ
منورہ کے متوالی سارے کے سارے وہابی ہیں۔ اصل بات کچھ اور تھی۔ مدعا یہ ہے۔ وہابی اور دیوبندیوں
کے ساتھ بائیکاٹ کر سکتے ہیں۔ ان کے خلاف بول سکتے ہیں تو کیا وجہ ہے امت مرزائی جنہوں نے نہ صرف
سوائے اعظم کو گندی گالیاں دیں بلکہ انہوں نے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات پاک پر بھی حملے کیے۔
ان کی نبوت پر ڈاک ڈالا۔ ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ کی شان میں غلط الفاظ استعمال کیے۔ طسبت مگر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی شان میں یہ ہودہ الفاظ استعمال کیے سننا تو کیا خطا کی قسم سوچنا پاخانہ کھانے سے بڑھ کر ہے۔ کبھی مرزا نے کہا فاطمہؓ نے اپنی ران پر میرا سر رکھا اور کہا کہ تم مجھ میں ہو کبھی مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گوہ کا ٹھہر کہنے کبھی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مردہ کہنے۔ مرزا نے صرف محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہؓ اور آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ہی گستاخی نہیں کی مرزا نے تمام مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا مرزا نے اپنے زمانے والوں کو کجگریوں۔ زنا کاروں۔ بدکاروں کی اولاد اور ہمارے بزرگوں کو بیابانوں کے خنزیر۔ و لہ حرام۔ کیتوں کی اولاد کہا ہماری شریف ماؤں بہنوں کو کجگری کے نام سے موسوم کہا۔ ہمارے ساتھ شادی بیاہ کرنے سے مرزائیوں کو منع کیا۔ جنازے پڑھنے سے منع کیا۔ ہمارے ساتھ مرزائیوں کی نمازیں حرام۔ لین دین حرام۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اگر مسلمان حکومت وقت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دو۔ کلیدی اساسیوں سے ہٹا دو۔ اور حکومت ہماری بات نہیں مانتی۔ ہم ملک عزیز میں ہنگامہ نہیں کھڑا کرنا چاہتے۔ ہم آئینی طور پر حکومت سے اپنا حق منوانا چاہتے ہیں۔ تمام اکابر علمائے اکرام اُس میں شامل ہیں۔ ہر ایک کی یہی آواز ہے کہ ان کا شوشل بائیکاٹ کیا جائے تاکہ حکومت مجبور ہو جائے اور اُن کو اقلیت قرار دیدے۔ جبکہ تمام قادیانیوں کے خلاف ہیں۔ پاکستان کی تمام مساجد سے اس وقت (سرائے چند ایک کے) ایک ہی آواز اٹھ رہا ہے کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دو۔ کلیدی اساسیوں سے ہٹا دو۔ اور اگر ہمارے مطالبے نہیں مانو گے تو ہم ان کا سکٹل بائیکاٹ رکھیں گے۔ تمام اُمت اس مسئلے پر متفق ہے۔ علمائے اکرام تقاریر سے اپنی بات حکومت تک پہنچا رہے ہیں۔ عوام بائیکاٹ کر کے اپنے جذبات حکومت تک پہنچا رہے ہیں۔ ہم نے بھی آپ کو ایک عالم دین اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک سچا پیروکار خیال کرتے ہوئے تقریر کرنے کو کہا تھا۔ لیکن آپ نے ہماری بات کیوں ٹال دی؟

کیا آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتے؟ اور جو ختم نبوت کا مخالف ہو، اُس کے خلاف جو فیصلہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کیا آپ اُسے حق نہیں سمجھتے؟ کیا آپ اس قانون کا احترام کریں گے کہ جس کا احترام کرتے کرتے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناموس پر حرف آئے یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناموس کا۔

آپ نے فرمایا ہے کہ آپ عدالتوں کے ججز نہیں لگا سکتے ہیں۔ کیا اُس جہان سے یہاں کی عدالتیں زیادہ سخت ہیں؟

حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث پاک یاد آگئی ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا۔ خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ شخص ایمان دار نہیں ہو سکتا جسے اپنے بچوں سے زیادہ اپنے والدین سے زیادہ اپنے مال اور عزیز و اقارب سے زیادہ مجھ سے محبت نہیں۔

بقول آپ کے۔ آپ قانون کا احترام کرتے ہیں۔ عدالتوں کے چکر نہیں لگا سکتے۔ اس لیے کہ آپ کو قانون توڑنے پر کوئی سزا نہ دی جائے۔ آپ کا وقت اتنا قیمتی ہے کہ آپ ختم نبوت کی خاطر عدالتوں کے چکر نہیں لگا سکتے۔ آپ کی جان اتنی پیاری ہے کہ آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاطر بھی جیل جانا پسند نہیں کرتے۔ آپ ہلے رہنا نہیں۔ اگر آپ ہی حکومت امداد سے ڈر گئے۔ اگر آپ ہی نے سنت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پوری نہ کی تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ ہم آپ کے بغیر کچھ حیثیت نہیں رکھتے۔ خدا را ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائیے۔ ہماری قیادت کریں۔ ہمارے ساتھ چلیں۔ ہمیں ساتھ چلائیں تاکہ کچھ آخرت کا سامان کر سکیں۔ خط لکھنے کا مقصد آپ پر تنقید نہیں۔ اپنے ٹوٹے چوٹے جذبات کا اظہار کیا۔ اگر احسن طریقے سے اظہار نہیں ہوا تو بچہ کچھ کر معاف فرمادیں۔ ورنہ آپ کو اختیار ہے جو سزا ہے دلوادیکھئے میرے خط کا جواب ضرور ارسال فرمائیں اگر حکم ہو تو خود اگر جواب لے جاؤں۔ آپ نے فرمایا تھا کہ ڈی۔ سی کا اجازت نامہ لاؤ۔ میں کہتا ہوں جنت میں ڈی۔ سی کا اجازت نامہ لکیر اندر جائیں گے۔ وہاں تو حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اجازت نامہ ہو گا کسی ڈی۔ سی۔ وی۔ سی سے نہ ڈریں۔ خدا آپ کے ساتھ ہے۔

آپ کا خیر اندیش
مسعود اختر۔ ۵۸ شاد باغ لاہور

مناظر اہل سنت کی طرف سے دہائیوں کے پہلے خط کا جواب

برخوردار مسعود اختر

سَلَامٌ عَلَیْكَ اَتَّبِعَ النُّعْدَى

خط تمہارا پڑھا۔ تمہارے جذبات سے آگاہی ہوئی۔ چونکہ تم نے خط میں لکھا ہے کہ میرے خط کا جواب ضرور دیا جائے لہذا جواب لکھ رہا ہوں در نہ میرے نزدیک ایسے جذباتی خطوط قابل جواب نہیں ہوتے کیونکہ جذبات اور تحقیق دونوں ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔ اگر تمہارے خط کا جواب کا حق دیا جائے تو ایک مسئلہ کتاب بن جائے۔ صرف ضروری ضروری باتوں کا جواب حاضر ہے۔

www.Ishaat-ul-Islam.net

پہلی بات | تم نے لکھا ہے کہ

○ — نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان مبارک میں ذرا سی گستاخی بھی برداشت نہ کر سکنے کا دعویٰ کرتے ہوں۔

○ — جو حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات پاک کے ایک روپیہ کے کروڑوں حسنے کی گستاخی کرے تو یہ حضرات اُس کو جان سے مار دینے کی دھمکی دیتے ہوں۔

جواب | عزیزم مسعود اختر یہ ہماری جذباتی رائے نہیں بلکہ دین اسلام کا اہم مسئلہ ہے محمد ادریس صاحب دیوبندی و نابی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور لکھتے ہیں۔

مولوی ادریس کاندھلوی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور کا بیان

”علماء نے اتفاق کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی بکنے والا اور ان کی شان میں تنقیص کرنے والا

سہ۔۔ واضح رہے کہ مسعود اختر نے اپنا نام تبدیل کر کے مسعود مراد رکھ لیا ہے۔

مرتبہ اور دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے ایسے توہین کرنے والے کا انجام امت کے نزدیک قتل ہے۔ جو شخص بھی اس کے کفر اور عذاب میں شک و شبہ کرے کافر ہے۔ اس لیے کہ کفر پر راضی ہونا بھی کفر ہے۔ یہ بات دہائی صاحب نے اپنے پاس سے نہیں کہی بلکہ قوانین اسلام کی دو کتابوں کا حوالہ دیا ہے۔ اب مسعود صاحب تم خود ہی کہو کہ یہ اسلام کا محکم صرف مرزائیوں کے لیے ہے یا کسی اور کو بھی شامل کرتا ہے۔ نہیں نہیں اس بات میں کسی کا لحاظ نہیں۔ خواہ گستاخ متی ہو یا مذنی بریلوی ہو یا دہائی دیوبندی پاکستانی ہو یا ہندوستانی بھی اس حکم میں داخل ہیں۔ مولوی اور لیس دیوبندی کا رسالہ اور دوسری دونوں کتابیں بندہ کے پاس موجود ہیں جو چاہے دیکھ لے۔

دوسری بات | تم نے لکھا ہے جسٹس نئی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر یا غیر حاضر ماننے سے عین کائنات کی شان میں نہ ایک رتی کا اضافہ ہوتا ہے نہ ہی ایک رتی کی کمی ہوتی ہے۔

جواب | مسعود صاحب اگر یہ بات جو تم نے تحریر کی، درست ہے تو تم بتاؤ اگر ہم ختم نبوت کے متعلق جیسے وغیرہ نہ کریں تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں سے کتنی رتیاں کم ہو جائیں گی یا روزانہ ختم نبوت کی رٹ لگا کر ہم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اعلیٰ میں کتنی رتیوں کا اضافہ کرتے ہیں۔ بلکہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اگر ساری کائنات آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے، کوئی بھی منکر و کافر نہ رہے، تو آپ کی شان میں ایک رتی برابر بھی اضافہ نہ ہوگا اور اگر ہم اور دوسری تمام کائنات آپ کا کلہ پڑھنا چھوڑ دے اور سب کے سب معاذ اللہ کافر ہو جائیں تو آپ کی شان میں ایک رتی تو کیا، رتی کا کروڑواں حصہ بھی کمی نہ آئے گی۔ یہ تو ہم دنیا کے کنوئیں کا حال ہے کہ جس کی طرف دو چار غنڈے زیادہ ہو جائیں وہی عزت والا اور دوسرا ذلیل۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسی باتوں سے بلند و بالا ہیں۔ باقی رہا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر ماننا اور نہ ماننا۔ سوائے برخوردار! تم یہ سوچو کہ اگر کوئی کسی فرد کے وصف کمال کا انکار کرے اُس کے انکار سے موصوف کی شان میں فرق تو نہیں آئے گا لیکن منکر کا انکار موصوف کے لیے باعثِ اذیت ضرور ہوگا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اذیت دینا دردناک عذاب کا مستحق بنا دیتا ہے۔

سہ :- (رسالہ مسلمان کون ہے اور کافر کون صفحہ ۳۵)

سہ :- نسیم الریاض صفحہ ۳۷۳ جلد ۱۴ - شرح شفا علی القاری صفحہ ۳۹۴ جلد ۲۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کو اذیت پہنچانے والے کا انجام از روئے قرآن

قرآن فرماتا ہے۔ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

ترجمہ ۱۔ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اذیت دیتے ہیں اُنکے لیے دردناک عذاب ہے۔

اب ہمیں حق حاصل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصافِ جمیل کا اقرار کر دیا انکار۔ اگر دلائل کی ضرورت محسوس ہو تو فقیر کی خدمات حاصل کریں۔

بلند آواز سے آمین کہنے والا کافر نہیں ہو سکتا

تیسری بات | تم نے لکھا ہے آمین بلند آواز سے کہنے والے کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیں۔

جواب | مسعود صاحب اس بات میں تمہیں کسی نے بہکا یا ہڑایا ہے۔ اگر تم اور تمہارے حواری مل کر ہماری کسی کتاب یا کسی مکتبہ شخصیت کا فتویٰ دکھا دیں کہ جو آمین بلند آواز سے کہے وہ کافر ہے تو بندہ فی حوالہ دے رہا ہے تب میں بطور انعام پیش کرینگا۔

اعتراف دربارہ علم غیب اور اس کی جواب

چوتھی بات | تم نے لکھا ہے جو حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو نہ مانے وہ خارج از اسلام قرار دیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ مسئلہ ہی نہیں۔

جواب | مسعود صاحب یہ مسئلہ کیوں نہیں بلکہ یہی تو ایک بنیادی مسئلہ ہے لفظ نبی کا معنی ہی غیب کی خبر دینے والے کے ہیں جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عطائی علم غیب کو نہیں مانتا وہ تو آپ کی نبوت کا ہی منکر ہے اور سارے قرآن کا منکر ہے۔

دلیل علم غیب سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

نُزِّلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ تَبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۖ

ترجمہ :- ہم نے آپ کی طرف کتاب اتاری ہے جو ہر شے کا روشن بیان ہے۔

قرآن تمام علوم پر حاوی ہے خواہ غیبی ہوں یا موجودہ حاضرہ اور مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم قرآن ہر ناکہ کو کھینچتا ہے۔ اس کا منکر بھی کافر ہے مسعود میاں تم عجیب انسان ہو۔ مرزائی ایک آیت کا مفہوم بگاڑ کر پیش کریں یعنی خاتم النبیین کی آیت کے منکر نہیں۔ کوئی مرزائی یہ نہیں کہتا کہ میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتا صرف مفہوم کو بگاڑتے ہیں ان کے پیچھے تو لٹھ لیے پھرتے ہو۔ مگر خود علم مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار کر کے سارے قرآن اور آپ کی نبوت کے منکر ہو کر بھی دین اسلام کے علمبردار کہلاتے ہو۔ اس مسئلہ پر بھی دلائل بذمہ فقیر ہیں۔

پانچویں بات | تم نے چند مولویوں کے نام لکھ کر کہا ہے کہ تم ان کو مسلمان نہیں سمجھتے ہو۔

جواب | مسعود میاں تم ان کی حقیقت حال سے ناواقف ہو اس لیے اس کے تحریر کرنے میں تم معذور ہو۔ بندہ ان کے چند عقائد کو جو ان کی مسلم کتابوں میں درج ہیں تمہارے سامنے پیش کر دیتا ہے

فیصلہ خود کر لیں۔

عقیدہ نمبر ۱۔ مسٹر مودودی کا فرمان ہے کہ
انبیاء، اولیاء، شہداء صاحبین مژدہ ہیں

مودودی صاحب لکھتے ہیں۔

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۚ أَمْواتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ ۚ
ترجمہ :- اور وہ دوسری ہستیاں جنہیں اللہ کو چھوڑ کر لوگ پکارتے ہیں۔ وہ کسی چیز کے بھی خالق نہیں

بلکہ خود مخلوق ہیں۔ مَرُودہ ہیں نہ کہ زندہ۔

اس آیت میں اَلَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ سے مراد انبیاء، اولیاء، شہداء صالحین اور دوسرے غیر معمولی انسان ہی ہیں جن کو غالی معتقدین داتا، مشکل کشا، فریادرس، غریب نواز، گنج بخش اور زمزم کش کیا کیا قرار دے کر اپنی حاجت روائی کے لیے پکارنا شروع کر دیتے ہیں۔

مسعود میاں یہ عبارت مودودی صاحب کی گویا نشانہوں میں سے ایک ہے جس جماعت کے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مَرُودہ ہوں جس جماعت کے راہبر کے نزدیک شہداء بھی مَرُودہ ہوں ان کے متعلق تم خود ہی فیصلہ کر لو کہ وہ لوگ کون ہیں۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مَرُودہ کہہ کر پھر ختم نبوت کے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں۔ جب ذات موصوف ہی باقی نہیں تو اوصاف کہاں۔ شہداء کو مَرُودہ کہنا قرآن کی نص صریح کا انکار ہے ایک نہیں بلکہ دو آیتوں کا انکار۔ سبحان اللہ پھر بھی بچتے مومن۔

حالانکہ یہ آیت جس پر مودودی صاحب نے گویا نشانہ فرمائی ہے مشرکین اہل ان کے بتوں کے متعلق ہے لیکن مودودی کے نزدیک پوری اُمت سوائے چند دہائیوں کے مشرک اور انبیاء اولیاء شہداء، بُت اہل مَرُودے بلے جان یہ ہے جماعت بچی اور سچی اسلامی۔

اب آئیں دیوبندی دہائیوں کی طرف جن میں سے ایک مفتی محمود صاحب بھی ہیں۔

حقیقہ نمبر ۲ بانی مدرّسہ دیوبند قاسم نانوتوی لکھتا ہے کہ

زمانہ نبوی کے بعد بھی کوئی اور نبی پیدا ہو سکتا ہے

دیوبندیوں کے حیدر علی قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں۔

اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمتِ محمدی میں کوئی فرق نہ آئے گا۔

کیا دیوبندی اس قول کے قائل کو مسلمان سمجھتے ہیں یا کافر اگر مسلمان ہے تو مرزائی کافر کیوں۔ حالانکہ دین اسلام کا مسئلہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا پیدا ہونا محال قطعی اور قرآن کا انکار

ہے۔ لیکن دیوبندی ختم نبوت کے ٹھیکیداروں کا حال خود ملاحظہ فرماؤ۔

دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کا شہید اسماعیل دہلوی لکھتا ہے کہ،

عقیدہ نمبر ۳ نماز میں سیل و گدھے کا خیال نبی کے خیال سے بہتر ہے

از دوسرے زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر است و صرف بہت بسوسے شیخ و امثال آں از مصلحتین گرجتاب
رسالت مآب باشند چندی مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤں خود است یہ
مسعود صاحب یہ فارسی عبارت اس قدر گندی ہے جس کا تصور کرنا گوارا نہ ہے اس لیے
بندہ نے اس کا اردو ترجمہ نہیں کیا تم کسی فارسی دان سے پڑھا کر خود سمجھ لینا۔ میں اس کا ترجمہ اپنے قلم سے ہرگز
نہیں لکھ سکتا۔ اور نہ سنہ۔

دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کا اسماعیل شہید لکھتا ہے کہ

عقیدہ نمبر ۴ اللہ کی شان کے آگے نبی چار سے بھی ذیل ہے

دیوبندیوں کے شہید صاحب فرماتے ہیں۔
ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چار سے بھی ذیل ہے۔
پھر لکھتا ہے۔

ہمارا جب اللہ خالق ہے اور اُس نے ہم کو پیدا کیا تو ہم کو بھی چاہیے کہ اپنے کاموں میں اسی کو پکاریں اور
کسی سے ہم کو کیا کام۔ جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا ہو تو وہ اپنے ہر کام میں علاقہ اسی سے رکھتا ہے۔
دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی جو ہڑے چار کا تو کیا ذکر ہے۔
مسعود صاحب اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیں بادشاہ تو اللہ تعالیٰ ہوئے اور جو ہڑے چار کون ہوئے۔ نف
ہے ایسے اسلام پر۔

۱۔ (مرابطہ مستقیم ص ۸۶) - ۲ (تقویۃ الایمان ص ۱۱)

۳۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۳)

• اگر دیوبندی دہابیوں کی تمام خرافات تحریر کروں تو ایک دفتر درکار ہے عبرت کے طور پر اتنا ہی کافی ہے۔
اب یسے غیر معتد دہابیوں کی جن میں عبد العاد روپڑی اور احسان الہی ظہیر صاحب شامل ہیں، تقویٰ الایمان
کی عبارتوں کے غیر معتد دہابی بھی مستفید ہیں کیونکہ صاحب تقویٰ الایمان ان کے بھی مسلم بزرگ ہیں، اس کے علاوہ اللہ
تعالیٰ کے متعلق ان کا عقیدہ ملاحظہ ہو۔

عقیدہ نبرہ اللہ تعالیٰ (معاذ) جھوٹا اور ظالم ہو سکتا ہے

وسید الزماں غیر معتد دہابی لکھتا ہے۔

يَعْتَدِرُ عَلَى الظُّلْمِ وَالْكَذِبِ
(کنز المقاتل ص ۳۷)

اللہ تعالیٰ ظلم کر سکتا ہے اور جھوٹ بول
سکتا ہے۔

غیر معتد دہابیوں کا خدا جھوٹا اور ظالم بھی ہو سکتا ہے۔

عقیدہ نبرہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ انور کی طرف سفر کرنا گناہ ہے

ان ہی دہابیوں کا شیخ الاسلام ابن تیمیہ لکھتا ہے۔

السَّافِرُ لِمَزَارَةِ قُبُورِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَغَيْرِهَا لَا يَقْضِي الْعَلَوَاتِ فِي هَذَا
السَّفَرِ لِأَنَّهُ مَعْصِيَةٌ ۝

ترجمہ :- انبیاء علیہم السلوۃ والسلام اور اولیاء کے مزارات کی طرف سفر کر کے جانے والا اس سفر میں نماز قصر
نہ کرے کیونکہ یہ سفر گناہ ہے۔

غیر معتد دہابیوں کے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ انور کی طرف سفر کرنا گناہ ہے۔ حالانکہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ
لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا ۝

۱۔ کنز المقاتل ص ۳۷ ۲۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ جلد ۲ ص ۳۷)

۳۔ سورۃ فاطر آیت ۷۷ پ آیت ۷۸

ترجمہ :- اگر لوگ اپنی جانوں پر غلام کرنے کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اللہ سے بخشش مانگیں اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ان کے لئے بخشش مانگیں تو اللہ تعالیٰ کو معاف کرنے والا اور مہربان پائیں گے۔

مسعود صاحب روضۃ النور پر حاضری کیا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری نہیں؟ اگر نہیں تو وہابی بتائیں کہ اب لوگ آپ کی خدمت میں حاضر کس جگہ ہوں۔ اگر روضۃ النور پر حاضری ہی آپ کی خدمت میں حاضری ہے تو کیا وہابی قرآن کے منکر نہیں؟

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کو کنگہ سمجھنے والا ختم نبوت کی رٹ تھیں کیا فائدہ دے گی۔

عقیدہ نمبر مسلمانوں پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روضۃ النور گنا واجب ہے (اللہ تعالیٰ)

غیر مقلد وہابیوں کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روضۃ النور گنا کر زمین کے ساتھ ہموار کر دینا واجب ہے۔ نواب نور الحسن ابن نواب صدیق حسن علیہ رحمۃ اللہ نے لکھا ہے۔

برابر ساختن بخاک واجب است
مسلمانوں پر واجب ہے کہ قبروں کو
برسلین بدوں فرق در آنگہ گورینے
زمین کے ساتھ برابر کر دیں اور اس میں پیغمبر
باشہ یا غیر او نہ
اور غیر کی قبر کا کوئی فرق نہیں۔

مسعود صاحب یہ جو کچھ میں نے لکھا ہے یہ ان بدعتیہ لوگوں کی مختصر سی کہانی ہے۔ اب میں تم سے پوچھتا ہوں کہ کیا صرف مرزائی ہی مخالفت کے قابل ہیں یا یہ تمام گندے عقائد والے گروہ جس انسان کا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سچا اور سچا ایمان ہے اُس کو ہر اُس انسان سے جو اللہ تعالیٰ، رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اولیاء کرام کا دشمن ہو اُس کے ساتھ دشمنی رکھنی چاہیے اور یہی محبت کا صحیح تقاضا ہے۔

تمہارے جواب کے خط کے آخر میں اپنے آپ کو میرا خیر اندیش لکھا ہے اگر تم اس قول میں سچے ہو یعنی حقیقتاً میرے خیر خواہ ہو تو تمہیں چاہیے کہ میرے تحریر کردہ وہابیوں کے عقیدوں کو دلائل کے ساتھ وہابی علماء سے اسلامی عقائد

ثابت کرادو تاکہ میں دنیاویوں کی مخالفت سے باز آؤں کیونکہ عقائدِ حق کی مخالفت کرنا کسی حلال زادے کا کام نہیں

اگر تم ایسا نہ کرو گے تو اپنے قول اور فعل میں جبر نے ثابت ہو جائے گا۔

چھٹی بات | باقی تم نے جو یہ لکھا ہے کہ اگر وہابی گستاخِ رسول ہیں تو خانہ کعبہ میں جا کر ان کے پیچھے نمازیں کیوں پڑھتے ہو۔

جواب | مسعود صاحب یہ تمہاری صرف خوش فہمی ہے تم اتنا سوچو کہ جو لوگ بدعتیہ لوگوں کی شکل و صورت سے مستغیر ہوں وہ ان بدعتیہ لوگوں کو اپنا امام کیوں کر بنا سکتے ہیں۔ ان کے پیچھے یہاں اور وہاں وہی لوگ نمازیں پڑھتے ہیں جو ان کی بد باطنی سے بے خبر ہیں۔ ہمارے بزرگ مولانا محمد عمر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اچترے والے مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لائل پوری مفتی احمد یار خان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گجرات والے اور دوسرے باخبر علماء جن کو اچھی طرح دنیاویوں کے عقائد کا مطالعہ ہے انہوں نے نہ کبھی یہاں نہ وہاں ان کے پیچھے نماز پڑھی۔ بلکہ وہاں بھی جا کر اپنی جماعتیں علیحدہ کرتے رہے ہیں۔

ساتویں بات | اور تم نے جو یہ لکھا ہے کہ میں نے کہا ہے کہ تم میرے جلے کے لیے ڈی سی کا اجازت نامہ لاؤ۔ میں کہتا ہوں جنت میں ڈی سی کے اجازت نامہ سے جائیں گے۔

جواب | تمہارا یہ سوال بالکل بیہودہ اور نظامِ حکومت سے ناواقفیت کی بنا پر ہے۔ مسعود صاحب تمہیں یہ نہیں پتہ کہ کوئی مواحد یا مشرک، سنی ہو یا دہابی، عالم ہو یا جاہل، چاہے امد علی جیسا دہابی قطبِ زمان ہی کیوں نہ ہو بغیر حکومت کی منظوری کے حج جیسا عظیم الشان فریضہ نہ ادا کر سکے اور نہ ہی کر سکتے ہیں۔ اگر تم ایسے ہی بچے پتے ایذا نہ ہو تو حج کے لیے بغیر حکومت کی اجازت کے جا کر دکھاؤ۔ تو یہی سوال تم پر بھی کیا جاسکتا ہے کہ خدا نہ کرے اور نہ ہی کرے گا۔ اگر بالفرض حالِ گستاخوں کو جنت نصیب کرے تو کیا وہاں کے لیے بھی انہیں حکومت کے پرہیز کی ضرورت ہے جو تمہارا جواب ہے وہی میرا جواب ہے۔

آخری گزارش | تم سے میری آخری گزارش یہ ہے کہ تم ایک ایسا جبرِ منفعت کرو جس میں مرزا نیوں سمیت تمام دشمنانِ اسلام گروہوں کے چہروں سے نقاب اٹھایا جائے۔

اس کے لیے اعلان کرو اور پھر میری خدمات حاصل کرو۔ پھر چاہے کچھ بھی ہو بندہ بہر حال اس خدمت کے لیے تیار ہے۔ میری جرات کا امتحان بھی ہو جائے گا۔ اور تمہارے اسلام کے پتے خیر خواہ ہونے کا پتہ بھی چل جائے گا۔ ایسے جلسوں میں جن میں کسی ایک دشمن کی پٹائی کی جائے اور دوسرے جو دیہے ہی

دُشمنِ اسلام ہیں ان سے اغماض کیا جائے میرے جیسے انسان کا شریک ہونا ناممکن ہے۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ جن لوگوں کا یہ عقیدہ ہو کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہنے والے لوگ سفید نہیں بلکہ کالے کافر ہیں۔ ان لوگوں کی سیرت پر پردہ ڈالنا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے غداری ہے۔

فقط

محمد اللہ و تاتہ دن پورہ - لاہور

www.Ishaat-ul-Uloom.net

مناظر اہل سنت کے جوابی خط و کتابت میں دوبابیوں کا دوسرا خط

جناب حضرت مولانا علامہ مفتی اسلام قبلہ صوفی اللہ و تہا صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کا نوازشش نامہ ملا۔ بہت سے شکوک و شبہات دور ہوئے۔ بعض نئی باتیں معلوم ہوئیں۔ چند ایک سوال ایسے ہیں جن کا جواب آنے کے بعد ممکن ہے میں بھی آپ کے ساتھ کھڑا ہو سکوں۔ میری رہنمائی کے لیے مزید تکلیف فرمائے اللہ جزائے خیر دے۔

نمبر ۱: آپ نے دیوبندیوں اور دوبائیوں کے بارے میں لکھا ہے۔ یہ کافر اور دائرۃ اسلام سے خارج ہیں۔ کیا ایک شخص جو قاسم یا نوری وغیرہ کو پہلے جانتا ہو پھر ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے بعد انہیں مسلمان سمجھے۔ کیا وہ مرتد ہے۔ اور ایسے شخص کا قتل واجب ہے؟

نمبر ۲: دوبائیوں اور دیوبندیوں کے پاس بیٹھنے والے۔ ان کے ساتھ سلوک اور مروت کرنے والے۔ ان کے ساتھ مجلسوں میں شرکت کرنے والے ان کے گھروں میں جا کر ان سے وٹ مانگنے والے۔ آپ کے نزدیک کافر ہیں یا مسلمان۔ اگر کافر ہیں تو ان کا شرعی حکم کیا ہے۔ اور اگر مسلمان ہیں تو ایسے بے غیرت مسلمانوں کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے۔

اگر آپ کے نزدیک دوبائیوں اور دیوبندیوں کے ساتھ مروت کرنے والوں اور ہم بیالہ اور ہم نوالہ بے غیرت مسلمانوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی؟ تو کیا آپ اس بات کا اعلان کرنے کے لیے تیار ہیں؟

نمبر ۳: دیوبندی وہابی بقول آپ کے مرزائیوں سے زیادہ بدتر ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ سینکڑوں آیتوں کا انکار کر رہے ہیں۔ برخلاف مرزائیوں کے جو صرف ایک آیت کے منکر ہیں۔ کیا آپ ہمیں فتوہ دیتے ہیں کہ ہم حکومت سے مطالبہ کریں کہ پہلے دوبائیوں اور دیوبندیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔ اگر آپ اس مطالبے سے اتفاق کرتے ہوں تو برائے کرم اس مطالبے کا مسودہ تیار کر دیجئے۔ میں اپنے خراج پر اس کو چھپوانے کے لیے

تیار ہوں مجھے اُمید ہے کہ آپ جلد از جلد ان سوالوں کا دو ٹوک جواب دے کر کسی ایچ بی سی کے بغیر میری تسلی کریں گے۔ اور میری طرح لاکھوں گمراہی میں پھنسے ہوئے مسلمانوں کو صراطِ مستقیم دکھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور میری نجات کا وسیلہ بنیں۔ فقط

آپ کا خیر اندیش

محمد سہود اختر ۱۵۸ شاد باغ

اقبال برادرہ۔ لال حویلی اکبری منڈی۔ لاہور۔

منظر اہل سنت کی طرف سے دہلیوں کے

جوابی خط نمبر ۲ کا جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ
سَلَامٌ عَلٰی مَنْ اَتٰیَ الْفَصْحَیْ
برخوردار مسودہ اختر صاحب۔

بدعقیدہ لوگوں سے بحث مباحثہ بندہ کا محبوب ترین مشغلہ ہے لیکن عرصہ دراز سے دیوبندی دہلیوں سے ان کے عقائد پر مباحثہ کا موقع نہیں ملا۔ ایک تو ان دیوبندی دہلیوں کو خود جرات نہیں کہ اپنے عقائد کو میدان میں آکر عقائد اسلام میں ثابت کر سکیں۔ دوسرے ارباب حکومت نے بھی مذہبی مباحثات پر پابندی لگا رکھی ہے۔ آپ کا پہلا خط ملنے پر بڑی خوشی ہوئی تھی کہ کوئی زندہ دل دہلی ہے تحریری طور پر خوب بحث ہوگی کہ دہلیوں کے عقائد اسلام میں یا نہیں۔ لیکن دوسرا خط موصول ہونے پر وہ خوشی بھی مایوسی میں تبدیل ہو کر رہ گئی۔ کیونکہ آپ اور آپ کے حواری مولویوں نے اصل بحث کی طرف رخ کرنے سے اس طرح پرہیز کیا ہے جیسا کہ مرزا کی امت مسلمانوں سے پرہیز کرتی ہے۔

مسودہ میاں آپ نے پہلے خط میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عطا فی علم غیب اور حاضر ناظر ہونے کا انکار کیا اور بندہ پر بالکل بے بنیاد الزام تراشی تھی۔ جن کو بندہ نے مانند خاک ہوا میں اڑا دیا۔ خیال تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم پاک اور مسد حاضر و ناظر پر بحث ہوگی کیونکہ یہ مسئلہ مہارے نزدیک اسلام سے تعلق ہی نہیں رکھتے۔ بندہ نے لکھا تھا کہ یہ مسئلہ قرآن و حدیث سے ثابت، میں۔ اور دہلیوں کے چند عقائد بھی سکتے تھے اور عقائد تھا کہ ان عقائد کو اسلامی ثابت کریں تاکہ بندہ دہلیوں کی مخالفت سے توبہ کرے۔ لیکن میری تحریر کردہ عبارتیں بھی شیر مادر بھوک کر نوش فرمائی گئیں۔ خیال تھا کہ ان عقائد کو اسلامی ثابت کر دے یا ان کا انکار کر دے لیکن آپ کے خط نے یہ ثابت کر دیا کہ ان عقائد دہلیہ کو عقائد اسلام میں ثابت

کرنا پوری دنیا کے دہائیوں کی طاقت سے باہر ہے اور ان کا انکار بھی نہیں کر سکتے کیونکہ ان کے اہل برکتی تمام کتابیں بندہ کے پاس موجود ہیں۔

مسعود صاحب فی الواقع اگر آپ حق کے مشاکی ہیں تو دہائی علماء اور مجھے کسی میدان میں طلب کرو۔ پھر دنیا خود فیصلہ کرے گی کہ اسلام کا خیر خواہ اور بدخواہ کون ہے۔ اگر میدان میں آنے سے کوئی مجبوری ملے ہو تو کسی ایک دور نہیں بلکہ دس بیس دہائی علماء کے گروہ کو عقائد پر تحریری مباحثہ کرنے کو آمادہ کریں بندہ ہر وقت تیار ہے۔

فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَكِنْ تَفْعَلُوا فَتَقْتُلُوا النَّارَ الَّتِي دَقَّوْهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَ بِمِثْلِ
أَعَدَّتْ لِلْكَافِرِينَ۔

ترجمہ :- پھر اگر نہ لاسکو اور ہم فرمائے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لاسکو گے تو درو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ تیار رکھی ہے کافروں کے لیے۔

باقی جو تم بار بار رٹ لگاتے ہو کہ تم فلاں کو کافر کہتے ہو فلاں کو کافر کہتے ہو سو مسعود صاحب کوئی کسی کو کافر نہیں کہتا اور نہ کسی کو کافر بناتا ہے نہ بنا سکتا ہے۔ اس مسئلہ کو آپ کے گھر سے ہی وضاحت کے ساتھ بیان کروادیتا ہوں مجھے!

www.Ishaat-ul-Uloom.net

علماء کسی کو کافر نہیں بناتے

اور میں کا نہ صلی دیو بندہ می دہائی سکتا ہے۔

حضرت حکیم الامت (الوہاب) مولانا اشرف علی تھانوی فرمایا کرتے تھے کہ علماء کسی کو کافر نہیں بناتے اور نہ کوئی کسی کو کافر بنا سکتا ہے۔ کافر تو خود اپنے قول و فعل سے بنتا ہے۔ البتہ علماء اس کو یہ بتا دیتے ہیں کہ اس قول اور فعل سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ کافر بنانا علماء کے اختیار میں نہیں اور بتا دینا جرم نہیں ہے۔

جناب مسعود صاحب میں کسی کو کافر نہیں بناتا بلکہ وہ باتیں بتاتا ہوں، جو انسان کو کافر بنا دیتی ہیں یہ کوئی جرم نہیں بلکہ ایمانداروں کی خیر خواہی ہے کیا تم اپنے حکیم حکم دفعہ کیسے بھی کافر بنانے کا اہرام مجھ پر رکھو گے، جو عبارتیں بندہ نے خط میں تحریر کی ہیں آپ ان کو قرآن و حدیث کے دلائل کے ساتھ اسلامی ثابت کر دیں بندہ توبہ کر لے

گا اگر تم ان کو اسلامی عقائد نہ ثابت کر سکو تو ان باتوں سے خود فیصلہ کرو کہ یہ باتیں انسان کو دائرہ اسلام میں داخل کرتی ہیں یا خارج کرتی ہیں۔ میرے اوپر بوجھ کیوں ڈالتے ہو۔

میں تو ذہنی کی چوٹ کہتا ہوں کہ دیوبندی دہائی علماء اس بات پر آمادہ ہوں کہ ان کے عقائد پر میدان میں بحث ہو یا تحریری طور پر۔ بندہ ان کے عقائد بیان کرتا جانے گا۔ وہ دلائل سے ان عقائد کو اسلامی ثابت کرتے جائیں تو میں توبہ کروں گا۔ اگر وہ میرے بیان کردہ دیوبندی عقائد کو اسلامی ثابت نہ کر سکیں تو وہ توبہ کر لیں۔ حتیٰ کے سلاخیوں کا یہی شیوہ ہے۔

باقی جو تم نے لکھا ہے کہ تم یہ فتویٰ دے دو۔ تم وہ فتویٰ دے دو۔ ہم حکومت سے یہ مطالبہ کریں ہم حکومت سے وہ مطالبہ کریں۔ مسعود صاحب اگر تمہیں مطالبوں کا بہت شوق ہے اور حکومت ماشاء اللہ تمہارے مطالبات خوب مانتی ہے تو آپ حکومت سے یہ مطالبہ کریں کہ اہل سنت و جماعت کے مقابلہ میں جتنے فرقے ہیں سب کو میدان میں جمع کرے اور ان کا اہل سنت و جماعت سے بیچ کر دانے اور ٹکٹ لگو کر دیکھے تو حق و باطل کس طرح چمکتا ہے پھر جو خارج از اسلام ثابت ہو جانے اُس کے ساتھ مسعود اختر کے شوق کے مطابق فیصلہ دے۔ مسعود صاحب جن لوگوں کی حمایت میں آپ ان کا ساتھ دے رہے ہیں۔ کیا وہ اہل سنت و جماعت کو کافر و مشرک نہیں کہتے لیجئے۔

دیوبندیوں کی کفر و شرک کی مشین

اشرف علی تھانوی نے بہشتی زیور میں لکھا ہے کہ

عقیدہ نمبر ۱۸ علی بخشش۔ حسین بخشش۔ عبد النبی نام رکنا شرک ہے۔

تفسیر طہ المیزان جو کہ رشید احمد گنگوہی کے شاگرد حسین علی واں بھیم، والے کی ہے۔ اُس کے آخر میں ہمارے

اہل سنت و جماعت کے عقائد کی فہرست بنا کر یوں لکھا ہے۔

عقیدہ نمبر ۱۹ انبیاء اولیاء کو دور سے پکارنا یہ خیال کر کے کر دیتے ہیں۔

عقیدہ نمبر ۲۰ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر ناظر جاننا۔

۱۔ بہشتی زیور ص ۲۲ پہلا مسئلہ۔

عقیدہ نمبر ۱۱ | شیخ عبدالقادر جیلانی کا وظیفہ پڑھنا۔

ان عقائد باطلہ پر مطلع ہو کر انہیں کافر مرتد ملعون جہنمی نہ کہنے والا بھی ویسا ہی مرتد کافر ہے پھر اس کو جو ایسا نہ کہے دُوبھی ایسا ہی ہے۔

پھر لکھئے۔

ایسے عقائد والے کافر ہیں ان کا نکاح کوئی نہیں سب زانی ہیں۔

فتاویٰ رشیدیہ اور فتویٰ الایمان تو ان باتوں سے بھرے پڑے ہیں۔

جناب مسعود صاحب میری طرف سے آپ کو اجازت ہے کہ اگر آپ اپنے عقائد کو عقائدِ اسلامیہ ثابت

نہیں کر سکتے تو جن عقائد کی بنا پر دیوبندی دہلوی اہل سنت و جماعت کو کافر مرتد ملعون جہنمی اور حرام زادے

کہتے ہیں انہیں عقائد کو موضوع بحث بنا کر میدان میں آڑ آؤ۔ اگر ہمارے عقائد قرآن و حدیث، صحابہ اور اولیاءِ کرام

سے عقائد کفریہ ثابت کر دو، بندہ توبہ کر لے گا۔ اگر نہیں ان ہی دلائل سے ان عقائد کو عقائدِ اسلامیہ ثابت کر دوں

تو دیوبند کے بندے دہلوی تائب ہو جائیں۔

میرا زندگی بھر کا تجربہ ہے کہ باطل کبھی حق کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا، اور بندہ بنے مرزائی، دیوبندی، دہلوی،

غیر مسلمہ دہلوی اور شیر حضرت کا زور بازو خوب آزمایا ہوا ہے۔ جب تک جسم میں ہاں ہے ان سے قوت آزمائی

کا مصمم ارادہ رکھتا ہوں۔ میں سوال گندم اور جواب جو دینے والوں کو خوب جانتا ہوں۔

دو لوگ فیصلہ ۱۔ بندہ کے اس جواب کا جواب صرف یہ ہے کہ دیوبندی دہلیوں کی طرف سے اُن

کے عقائد پر بحث کرنے کا بندہ کو تحریری دعوت نامہ دیا جائے۔ اور اُس پر دہلیوں کے ذمہ دار علماء کے دستخط

ہوں اور مناظر بھی نامزد کر دیا جائے تاکہ اُس سے تحریری طور پر شرائط طے کر لی جائیں۔

۲۔ اگر دہلوی علماء اپنے عقائد پر تحریری مناظرہ کرنے پر متیار نہ ہوں تو اجنت و جماعت کے عقائد پر مباحثہ کا

تحریری دعوت نامہ بندہ کے نام لکھ دیں۔ مباحثہ کے انتظام پر فریقین کے عقائد اور دلائل کتابی شکل میں شائع

کر دینے جائیں گے تاکہ آئندہ نسل کے لیے سند رہے کہ عقائد کفریہ کس گروہ کے ہیں۔

دعوت مناظرہ کے سوا کوئی جواب مسوع نہ ہوگا۔ اس لیے کوئی غیر ضروری جواب لاکر سوا نہ ہو۔

۱۔ فتاویٰ طحطاوی علیہ السلام ص ۱۔

دبا بیوں کی طرف سے دعوتِ مباحثہ کا منظر

محسّد اللہ دتتا دتتن پورہ لاہور۔

نوٹ | تہذیب کے دائرے میں رہ کر آپس میں تحریری گفتگو کرنے پر کوئی پابندی نہیں کیونکہ یہ تو صرف خط و کتابت ہے بشرطیکہ انسانی شرافت کو ملحوظ رکھا جائے۔ لہذا کوئی بہانہ بنا کر راہِ فرار اختیار کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ بات صرف تو بہ کر کے اپنی آخرت سنوارنے کی ہے۔ اس کا حکومت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ کسی کو اقلیت

قرار دلانا تو ایک سیاسی مسئلہ ہے کیونکہ اس کی غرض صرف حکومت کی گھیری آسایسوں سے اقلیت کو دور رکھنا ہے۔

اس کا بنیہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہم لوگ تو اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ عوامی حکومت کا معنی ہی یہ ہے کہ حاکم ہر قسم کے عوام کا خیر خواہ ہو۔ چاہے وہ مذہب کے لحاظ سے کچھ بھی ہوں۔ بندہ آپ کو مذہب سے بھاگ کر سیاست کی طرف ہرگز نہیں جانے دے گا۔ مذہب صرف نجاتِ آخری کے لیے ہے۔ موجودہ سیاست صرف دنیاوی اغراض کے لیے ہے۔ کسی کو اقلیت قرار دلانا اس بات کی دلیل نہیں کہ آپ نے اُسے مومن بنا دیا ہے۔ عاقبت پھر بھی اُس کی گندی ہی رہے گی۔

اس خط کے بعد درہندہ دیوبانی کچھ ایسے سو گئے گویا کہ سانپ ہی سونگھ گیا۔ اب ذرا دیوبندیت کا نمونہ ملاحظہ فرمائیں۔

عقیدہ ہدایتِ نجات رشید احمد گنگوہی کی اتباع پر موقوف ہے

ستید الطائفہ الدیوبندیہ رشید احمد گنگوہی کا فرمان

سُن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور میں قسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں۔ مگر اس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف میری اتباع پر ہے۔

قارئین حضرات غور فرمادیں اس عبارت سے نبوت کے دعویٰ کی بونہیں آتی ہے چنانچہ اس زمانہ میں ہدایت اور نجات صرف اور صرف سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع پر موقوف ہے کیونکہ جب تک مشرعوں نے عنِ الخطائے ہوا اُس پر ہدایت و نجات موقوف نہیں ہو سکتی۔ اب اس نجات دہندہ (رشید احمد گنگوہی) کی پابندی

دیوبندی امام ربانی کی حالت جنابت کا حال

رشید احمد گنگوہی صاحب فرماتے ہیں۔

ایک زمانہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شوق مجھ پر اس قدر غالب ہوا کہ کہانا پینا کم ہو گیا۔۔۔ آخر کچھ دنوں بعد حالت جنابت میں کیا دیکھتا ہوں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک منڈے پر رونق افروز ہیں بلے

سبحان اللہ یہ شرف و کمال دیوبندیت میں ہے کرنا پاکی کی حالت میں زیارت سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دعویٰ۔

دیوبندی امام ربانی و مدرسہ دیوبند کے بانی کی عجیب بانی

اور شیخ رشید احمد گنگوہی صاحب فرماتے ہیں۔

میں نے ایک بار خواب دیکھا تھا کہ مولوی محمد قاسم نانوتوی صاحب مدرسہ کی صورت میں ہیں۔ اور میرا اُن سے نکاح ہوا ہے۔ سو جس طرح زن و شوہر میں ایک کو دوسرے سے فائدہ پہنچتا ہے اسی طرح مجھے اُن سے اور انہیں مجھ سے فائدہ پہنچائے۔

یہ ہے دیوبندی مینار جس کی اتباع میں نجات ہے۔

مذکورہ بالا حوالے میں خواب دیکھنے والا رشید احمد گنگوہی ہے اور دلہن بننے والا قاسم نانوتوی جو کہ مدرسہ دیوبند

کا بانی ہے انہیں کے متعلق دیوبندی امت کا حکیم اشرف علی تھانوی لکھتا ہے کہ

رشید احمد گنگوہی و قاسم نانوتوی کی محبت بھری کہانی دیوبندی حکیم الامت کی زبانی۔

حضرت والد ماجد مولانا حافظ محمد صاحب دہم محترم مولانا حبیب الرحمن صاحب نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ گنگوہی کی خانقاہ میں مجمع تھا حضرت گنگوہی اور حضرت نانوتوی کے فرید اور شاگرد سب جمع تھے اور یہ دونوں حضرات بھی وہیں مجمع میں تشریف فرما تھے کہ حضرت گنگوہی نے حضرت نانوتوی سے محبت آمیز لہجہ میں فرمایا کہ یہاں ذرا لیٹ جاؤ۔ حضرت نانوتوی کچھ شرما سے گئے۔ مگر حضرت نے پھر فرمایا تو بہت ادب کے ساتھ چپٹ لیٹ گئے۔ حضرت بھی اسی چارپائی پر لیٹ گئے۔ اور مولانا کی طرف کو روٹ لے کر اپنا ہاتھ ان کے سینے پر رکھ دیا جیسے کوئی عاشق صادق اپنے قلب کے تسکین دیکر کرتا ہے۔ مولانا (نانوتوی) ہر چند فرماتے ہیں کہ یہاں کیا کر رہے ہو یہ لوگ کیا کہیں گے حضرت (گنگوہی) نے فرمایا۔ لوگ کہیں گے کہنے دو رطل

اب قارئین حضرات خود فیصلہ فرمائیں کہ گنگوہی صاحب نانوتوی صاحب کو چارپائی پر لٹا کر کیا کر رہے تھے جس پر نانوتوی صاحب کو یہ فکر لاحق ہوئی کہ لوگ کیا کہیں گے مگر گنگوہی صاحب عشق بازی میں اس قدر فنا تھے کہ ان کو لوگوں کی پردہ ہی نہ تھی۔ یہ ہیں بانیان دیوبندی مسلک جن کے گوردھنوں کا یہ حال ہے۔ ان کے حیلوں کے متعلق آپ خود ہی اندازہ فرمائیں۔ یہ تو تھا دیوبندی تصوف کا نمونہ۔ اب چند عقائد ملاحظہ فرمائیں دیوبندی علماء ممبروں پر حیلوں میں شیعوں پر اور ہر مجلس میں اس بات کی خوب رٹ لگاتے ہیں کہ سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے جیسے بشر ہی ہیں لیکن رشید احمد گنگوہی کے متعلق ان کا عقیدہ سینے بکھلے ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے جیسا بشر کہنے والے رشید احمد گنگوہی کو فرشتہ ہیں

ہر اہل بصیرت صاحب ذوقِ سلیم رات دن کے چوبیس گھنٹوں میں جس وقت بھی آپ کی (گنگوہی) خدمت میں حاضر ہوا آپ کے کمالِ حُسنِ سیرت کا معترف ہو کر بے انتہا رُپکار اٹھا مآخذ البشائر انْ هَذَا اِلَّا مَلَكٌ کَرِیْمٌ اسی طرح حُسنِ صورت کے قدر شناس صاحب بصارت شخص نے طنزولیت و شباب اور کہولت و پیری کے چاروں زمانوں میں جس زمانے کے اندر بھی آپ کو دیکھا آپ کے حُسنِ صورت کا عاشق و شہینہ بن کر کہہ پڑا اسے آفا قہا گر دیدہ ام مہربناں ورزیدہ ام بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو جہیز سے دیگر تھی

سہ :- (ارواحِ شفاء ص ۳۳) - سہ :- سورہ یوسف آیت ۲۱ - ۲۲ -

سہ :- تذکرۃ الرشید صفحہ دوم مست -

اس عبارت میں جس جس بات کا ثبوت ہے وہ کسی صاحبِ فہم پر پوشیدہ نہیں۔ یعنی یہ دیوبندی دہلی رشیدیہ کے معاملے میں اہلِ بصیرت بھی ہیں۔ صاحبِ ذوقِ سلیم بھی ہیں جس صورت کے قدر دان بھی۔ اسی لیے رشید احمد سے بشریت کی نفی کرتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معاملے میں یہ لوگ یہ باطنِ ذوقِ نبییت اور حسنِ صورت کے نامہ رواں ہیں۔ اسی لیے سیدنا یونس علیہ السلام کے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے جیسا بشر کہتے ہیں۔

بھرے مجمع میں عورت کی شرم گاہ کا بیان

ان پاکوں کی پاک مجلسوں کا حال بھی ملاحظہ فرمائیں مکھائے کہ ایک بار بھرے مجمع میں حضرت (گلگہری) کی کسی تقریر پر ایک نور محمدیہ بھاتی بے تکلف پوچھ بیٹھا کہ حضرت جی عورت کی شرم گاہ کیسی ہوتی ہے آپ نے بے ساختہ فرمایا جیسا گیسوں کا دانہ۔

اب آپ نور فرمائیں کیا کسی مہذب انسان کی مجلس میں ایسا بیہودہ سوال ہو سکتا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان دیوبندی حضرات کا ان کے ہم زمانہ لوگوں میں کیسا وقار تھا۔

اب ایک جملک ان کے عقائد کی ملاحظہ ہو۔

یہی رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے یہ جو کہتے ہیں کہ

عقیدہ نمبر ۳ قرآن پاک پر ایمان رکھنا باطل اور خرافات ہے

”علم غیب جمیع اشیاء کا آنحضرت کو ذاتی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا عطا کیا ہوا ہے سو معض باطل اور خرافات میں سے ہے۔“

معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کے گروہ کے نزدیک قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہوئے اس کے مطابق عقیدہ رکھنا خرافات میں سے ہے کیونکہ قرآن کریم کُل شے کے علم کو حاوی ہے اور علم قرآن اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ اور ان کے نزدیک جمیع اشیاء کا علم عطائی ماننا خرافات ہوا۔ لہذا قرآن پر ایمان رکھنا ان کے نزدیک باطل اور خرافات ہے۔

عتیدہ نمبر ۱ بقول گنگوہی محبوبوں اللہ تعالیٰ کی قدر میں داخل ہے

اسی گنگوہی صاحب نے لکھا ہے کہ

”کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ جل وعلیٰ ہے۔“

جس کا مطلب یہ ہے کہ دیوبندیوں کے نزدیک خدا کا ثبوت ہونا ممکن ہے۔ اور اسی طرح ان کا عتیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر وقت ہر شے کا علم نہیں۔

عتیدہ نمبر ۱۵ اللہ تعالیٰ بھی عام الغیب نہیں

ان کے شہید اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ۔

”غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو جب چاہے کر لے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔“

یعنی غیب کو دریافت کر لینا جب چاہے یہ خدا کے ساتھ خاص ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ خدا ہر شے کا علم نہیں

بلکہ جب چاہتا ہے غیب کی بات دریافت کر لیتا ہے۔

اگر دیوبندیوں کے عقائد باطلہ کی فہرست بنائی جائے تو ایک دفتر درکار ہے کیونکہ سمجھ دار کو اشارہ ہی کافی ہے

لہذا اسی پر اکتفا ہے۔

مزید ایک بات قارئین پر ظاہر کرنا زیادہ مناسب ہے کہ یہ دیوبندی دہابی خارجی بھی ہیں جو کہ اہل بیت

الطہار کا بدترین دشمن ٹولہ ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ لاہور میں بعض خارجیوں نے مل کر ایک کتاب مائیت کی ہے

جس کا نام ”خلافت رشید ابن رشید امیر المؤمنین ستینا زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ ہے۔

مذکورہ بالا عبارت اس رسول نے زمانہ کتاب کے سرورق پر لکھی ہوئی ہے یہ ذیل کتاب مضبوط بھی ہو چکی ہے

اس میں ستینا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باطنی ثابت کرنے اور زید علیہ السلام کو ظلیفہ راشد ثابت کرنے کی مذموم

کوشش کی گئی ہے اور اس کتاب پر مندرجہ ذیل علماء کی تقریریں ہیں۔

① مولوی الطہار الحق شاہ صاحب ٹوبہ۔ ② مولوی غلام محمد صاحب ڈیرہ غازیخان۔

- ۲) مولوی حمید الرحمان صاحب لاہور۔ ۴) مولوی غلام مرشد صاحب شاہی مسجد لاہور۔
 ۵) مولانا عبد الباقی صاحب ساہیوال۔ ۶) مولانا ملک عطا محمد صاحب لاہور۔
 ۷) مولانا ظہیر الدین صاحب لائل پور۔ ۸) مولانا عبدالحق صاحب ڈیرہ غازی خان۔
 ۹) مولانا عبدالمجید صاحب شہنواز پورہ۔ ۱۰) مولانا عبد الغنی صاحب علاقہ چرنیاں۔
 ۱۱) مولانا محمد اسماعیل صاحب گوجرانوالہ۔ ۱۲) مولانا بشیر احمد صاحب سیالکوٹ۔
 ۱۳) محمد سلیمان صاحب لاہور۔ ۱۴) نور الحسن بخاری ملتان۔
 ۱۵) ملک عبدالعزیز ملتان جلیلیدہ حیوانوی۔ ۱۶) مفتی محمد شفیع کراچی۔
 ۱۷) مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھا۔ ۱۸) ابو حفص صاحب خوشاب۔
 ۱۹) مولانا محی الدین صاحب لکھنوی۔ ۲۰) مولانا عبید اللہ صاحب لائل پور۔
 ۲۱) مولانا محمد علی صاحب کاندھلوی۔ ۲۲) مولانا مودودی صاحب لاہور۔
 ۲۳) شمس الحق افغانی بہاولپور۔ ۲۴) مولانا بہاؤ الحق لاہور۔
 ۲۵) مولوی خیر محمد صاحب ملتان۔

www.Ishaat-ul-Jalim.net

ان میں سوائے مودودی کے جو کہ معجون مرکب ہے باقی بعض غیر معتد و مانی اور اکثر دیوبندی و مانی ہیں۔
 الحمد للہ سنی صریح العقیدہ عالم ایک بھی نہیں۔ اب ان کے متعلق فیصلہ ہماری تحریر کو پڑھنے والے خود کریں۔
 کہ یہ لوگ ”بھڑنا بھڑیے“ ہیں۔

اس پمفلٹ کو پڑھنے کے بعد اپنے پاس رکھنے کے بجائے دیگر احباب کو
 دے دیجئے۔ تاکہ اس تبلیغی مشن میں آپ کا بھی حصہ پڑ جائے اور آپ بھی
 ثواب دار بننے سے مستفید ہو سکیں۔

(ادارہ)

ضمیمہ

میرے بعض اجاب نے اس بات کی شکایت کی ہے کہ رسالہ بنا
 ”بھیڑنا بھیڑیے“ میں مودودی صاحب کی جو عبارت نقل کی گئی ہے
 وہ پوری عبارت نہیں۔ پوری عبارت کو اگر دیکھا جائے وہ بالکل قرآن و
 حدیث کی مطابق ہے اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ مودودی صاحب کی
 بات غلط ہے تو قرآن و حدیث سے اسکا رد کیا جائے۔

لہذا اجاب کی فرمائش پر مودودی صاحب کی مکمل عبارت اور اس
 پر تبصرہ بطور ”ضمیمہ“ اسی رسالہ میں درج کیا جاتا ہے۔



مودودی حساکی مکمل عمارت

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ
أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ

ترجمہ: اور وہ دوسری ہستیاں جنہیں اللہ کو چھوڑ کر لوگ پکارتے ہیں وہ کسی چیز کے بھی خالق نہیں ہیں۔ مرنے والے نہ کہ زندہ اور انہیں کچھ معلوم نہیں ہے کہ انہیں کب دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔

تفسیر: یہ الفاظ تبارہ ہیں کہ یہاں خاص طور پر جن بناوٹی معبودوں کی تردید کی جا رہی ہے وہ فرشتے یا جن یا شیاطین یا لکڑی پتھر کی مورتیاں نہیں ہیں۔ بلکہ اصحابِ قبور ہیں۔ اس لیے کہ فرشتے اور شیاطین تو زندہ ہیں۔ ان پر اَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءِ کے الفاظ کا اطلاق نہیں ہو سکتا اور لکڑی پتھر کی مورتیوں کے معاملہ بعثت بعد الموت کا کوئی سوال نہیں ہے اس لیے مَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ کے الفاظ انہیں خارج از بحث

کر دیتے ہیں۔ اب لامحالہ اس آیت میں اَلَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ سے مراد انبیاء اولیاء، شہداء، صالحین اور دوسرے غیر معنوی انسان ہی ہیں۔ جن کو عالی مقصدین دانا، مشکل کشا، فریاد رس، غریب نواز، گنہگار

اور نامعلوم کیا کیا قرار دے کر اپنی حاجت روائی کے لیے بیکار ناشروع کر دیتے ہیں۔ اس کے جواب میں اگر کوئی یہ کہے کہ عرب میں اس نوعیت کے معبود نہیں پائے جاتے تھے تو ہم عرض کریں کہ جاہلیت عرب کی تاریخ سے اس کی تا واقعیت کا ثبوت ہے۔ کون پرہیزگار لکھا نہیں جانتا ہے کہ عرب کے متعدد قبائل ربیعہ، کلب، تغلب، قنقہ، کنانہ، حرث، کعب، کندہ وغیرہ میں کثرت سے عیسائی اور یہودی پائے جاتے تھے اور یہ دونوں مذاہب بڑی طرح انبیاء، اولیاء اور شہداء کی پرستش سے آلودہ تھے۔ پھر مشرکین عرب کے اکثر نہیں تو بہت سے معبود گزرے ہوئے انسان ہی تھے جنہیں بعد کی نسوں نے خدا بنالیا تھا۔ بخاری میں ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ دَدَ، سَوَاع، يَصُوْث، يَعْوَق، نَسْر، یہ سب صالحین کے نام ہیں جنہیں بعد کے لوگ بت بنا بیٹھے

۱۔ سورہ نمل آیت ۲۵ ع۔

حضرت عائشہ کی روایت ہے کہ اس وقت اور نامزد دونوں انسان تھے۔ اسی طرح کی روایات منات اور عزیٰ کے بارے میں بھی موجود ہیں اور مشرکین کا یہ عقیدہ بھی روایات میں آیا ہے کہ لات اور عزیٰ اللہ کے ایسے پیارے تھے کہ اللہ میاں جاڑا لات کے ہاں اور گرمی عزیٰ کے ہاں بسر کرتے تھے۔
پیشتر اس کے کہ مؤدودی صاحب کی عبارت پر مقتدار تبصرہ کیا جائے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک فرمان ذہن نشین کرادینا ضروری ہے وہ یہ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنی اُمت کے مختلف گروہوں کے بارے میں بیان

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ تَفْتَرِقُ أُمَّتِي ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً قَاحِدَةً قَالُوا مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي **ترجمہ**:- میری اُمت کے تہتر فرقے ہونگے۔ سوائے ایک کے سب جہنمی ہیں۔ لوگوں نے کہا وہ کونسا فرقہ ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ کے طریق پر ہونگے۔ لہذا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے خلاف جانے والا خواہ فرد ہو یا جماعت وہ جہنمی ہے۔
آدم بربر مطلب | الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَأُمُودٍ مَرْمُومَةٍ۔
وہ دوسری ہستیاں جنہیں اللہ کو چھوڑ کر لوگ پکارتے ہیں۔

یعنی يَدْعُونَ سے مراد پکارتے ہیں اور مِنْ دُونِ اللَّهِ سے مراد خدا کے سوائے دوسری ہستیاں ہیں۔ اب آپ صحابہ کرام اور تابعین اور دیگر مفسرین اہل سنت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تفاسیر ملاحظہ فرمائیے۔

مفسر قرآن سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

وَالَّذِينَ تَدْعُونَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَلَا يَقْدِرُونَ

أَنْ يَخْلُقُوا شَيْئًا كَخَلْقِنَا وَهُمْ يُخْلِقُونَ يَخْتَوْنَ عَذَابَ مَعُونَةٍ أَمْوَاتٍ
أَصْنَامَ أَمْوَاتٍ عَنْوَ أَخْيَابٍ وَمَا يَشْعُرُونَ يَعْنِي الْأَلْبَتَّ أَيْ أَنْ يَبْعَثُونَ مِنَ الْقُبُورِ
فَيَخَاسِبُونَهُ بِهٖ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تدعون کا ترجمہ تعبیدن
یعنی مہادت کرنا کیا ہے اور ہم یخلفون کا معنی یخفون کر کے یہ ثابت کر دیا کہ گھڑی ہوئی تراش
ہوئی مخلوق میں اور اموات کا معنی صاف طور پر اسنام یعنی بت بے جان کیا ہے۔
کیا کوئی ایمان دار یہ کہنے کی جرأت بھی کر سکتا ہے کہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیان کردہ ترجمہ
غلط ہے۔ اور مودودی کا ترجمہ صحیح ہے؟

امام المفسرین ابو جعفر محمد بن جریر طبری کی تفسیر

ابن جریر طبری چار صدی ہجری کے بزرگ ہیں اور اکابر ائمہ اسلام سے ہیں۔
عسجد بن اسحاق بن خزیمہ ترجمہ ث ابن خزیمہ کے نام سے مشہور ہیں۔ فرماتے ہیں۔
مَا أَعْلَمُهُ عَلَى أَوْثَمِ الْأَوْثَانِ أَعْلَمَهُ بْنُ ابْنِ جُرَيْرٍ يَعْنِي مِيرَةَ عِلْمٍ فِي نَبِيِّ بَعْدَ رُؤْيَيْ زَيْنِ
بِر كُوفِي ابْنِ جُرَيْرٍ سَ بَرَّاعِلَمْ هُوَ۔

آپ (ابن جریر) اسی آیت مذکورہ بالا کے ماتحت لکھتے ہیں۔
وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثَانُكُمْ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ
أَيْمًا النَّاسِ الْإِلَهَاتِ۔ یعنی تمہارے بت جن کو تم معبود سمجھتے ہو۔ امام المفسرین نے من دون اللہ کا ترجمہ
اوثان یعنی بت کیا ہے اور اموات غیر اعیانہ کے متعلق مندرجہ ذیل حدیث نقل فرماتے ہیں۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ قَالَ قَالَ
تَنَا سَعِيدٌ عَنْ تَنَا دَا قَوْلَهُ
حضرت قتادہ تابعی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
کے قول اموات غیر اعیانہ سے مراد

لہ۔ (تفسیر ابن عباس ص ۱۰۰ - ۱۰۱)۔

أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ وَهِيَ هَذِهِ
الْأَذْنَانُ السَّيِّئَتَانِ تَعْبُدُ مِنْ دُونِ
اللَّهِ أَمْوَاتٌ لَّا أَرْوَاحَ فِيهِنَّ
وہ بُت ہیں۔ خدا کے سوا جن کی عبادت
کی جاتی ہے وہ مُردے ہیں جن میں کبھی
رُوح نہ تھی۔

ہم پُرچھے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے شاگرد و تابعی لوگ قرآن کا جو مطلب بیان فرمادیں
وہ درست ہو گا یا چودھویں صدی کے سیاسی لیڈر کا!

حافظ حدیث اسماعیل بن کثیر دمشقی مفسر قرآن فرماتے ہیں

یہ آٹھ صدی ہجری کے بزرگ ہیں اور ابن کثیر کے نام سے مشہور ہیں۔ اسی آیت کے مائت کچھ ہیں
أَخْبَرَنَا الْأَصْنَمُ السَّيِّئُ
يَدْعُوْنَا مِنْ دُونِ اللَّهِ
لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ
كَمَا قَالَ الْخَلِيلُ أَتَعْبُدُونَ
مَا تَتَّبِعُونَ؟ قَالَ اللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْلَمُونَ
وَقَوْلُهُ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ أَيْ
هِيَ جَمَادَاتٌ لَّا أَرْوَاحَ فِيهِنَّ
فَلَا تَسْمَعُ وَلَا تَبْصُرُ
وَلَا تَعْقِلُ
اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ وہ بُت جن
کو لوگ پُرجتے ہیں۔ اللہ کے سوا وہ کچھ بھی
پیدا نہیں کرتے۔ بلکہ وہ گھڑے گئے ہیں۔
بسیا کہ اللہ کے خلیل نے فرمایا کرتے انہیں پُرجتے
ہو جن کو خود گھڑتے ہو۔ حالانکہ تمہارا اور تمہارے
عملوں کا اللہ ہی خالق ہے اور اموات
غیر احياء کا معنی ہے کہ وہ عبادات ہیں۔
ان میں رُوح نہیں وہ سُنتے ہیں نہ دیکھتے
ہیں نہ ان کو کوئی عقل ہے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ مُؤَدُّوہی صاحب کے فرمان کے مطابق ترا نبیاء اولیاء شہداء صالحین سب کے سب سچے
اندھے اور بے عقل ثابت ہوئے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ جو تفسیر اس مقام پر مؤدودہی صاحب نے کی ہے وہ کسی
صحابی۔ تابعی اور کسی بھی مفسر اہل سنت نے نہیں کی۔ بلکہ تفسیر مجاہدین شریف اور بیضاوی شریف جو درجہ نظامی

میں داخل ہیں۔ اگر مودودی صاحب ان دو ہی تفسیروں کو دیکھ لیتے۔ تب بھی انبیاء، اولیاء، شہداء، صالحین کی شان میں گستاخی نہ کرتے۔

لہذا یہ تفسیر دیانت پر مبنی نہیں اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ مودودی صاحب تفسیر القرآن جلد نمبر ۱ پر سورۃ نساء کی آیت۔

إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنشَاءً إِنْ يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَرِيدًا ۚ كَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِذْ دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيَدْعُوهُمْ إِلَى سُبُوحِ اللَّهِ وَتَحْمِيدِهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ أَعْلَمُ بِالْمُنَافِقِينَ ۚ

اس مقام پر یہ دعوت کا ترجمہ معبود بنانا کیا ہے۔ اور من دونہ کا ترجمہ دیویاں کیا ہے اور جب مقبولانِ بارگاہِ خداوندی کی تنقیصِ شان کا شوق گدگدایا تو یہ دعوت کا ترجمہ پکارنا کرو یا اور من دون است سے مراد بنا دینی معبود انبیاء، اولیاء، شہداء، صالحین قرار دے دیا۔

مودودی صاحب اپنی تردید آپ ہی کرتے ہیں

اگر مودودی صاحب کے خیالات کا رد دیگر دلائل سے نہ بھی کیا جائے تو مودودی صاحب کی اپنی تحریر ہی ان کے زعمِ باطل کو رد کرتی ہے۔ مودودی صاحب لکھتے ہیں۔

مشرکینِ عرب کے اکثر نہیں تو بہت سے معبود وہ گڈرے ہوئے انسان ہی تھے جنہیں بعد کی نسلیں نے خدا بنالیا تھا۔ بخاری میں ابن عباس سے روایت ہے کہ وَدَّ سَوَاعِدُ، يَعْنُوثُ - يَعْنُوثُ - نسریہ سب صالحین کے نام ہیں جنہیں بعد کے لوگ بت بنا بیٹھے۔

اب ہم مودودی صاحب اور ان کی تمام روحانی اولاد سے پوچھتے ہیں کہ:-

○۔ آج امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام نے کسی ولی شہید یا نبی کا بت بنایا ہوا ہے؟

○۔ اور ان بنائے ہوئے بت یا کسی بزرگ کو یہ مسلمان لوگ خدا سمجھتے ہیں؟

○۔ کیا قبروں پر لفظ بت کا اطلاق جائز ہے؟ اگر جائز ہے تو ان کی زیارت کا جواز کیا؟

- کیا بتوں کی زیارت کی اجازت شریعت پاک میں ہے؟
○ یا کسی نبی، ولی، صالح کو پکارنا ہی اس کے خدا ہونے کے لیے کافی ثبوت ہے؟

حضرت بلال رضی عنہ کا رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی قبر النور پر فریاد کرنا

ہم ایک صحیح حدیث شریف پیش کرتے ہیں۔

رُوِيَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ بِإِسْنَادٍ
صَحِيحٍ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ
عَنْ مَالِكِ بْنِ النَّدَائِ وَكَانَ خَازِنَ
عُمَرَ قَالَ أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي
زَمَنِ عُمَرَ فَجَاءَ دَجَلٌ إِلَى ثُبْرِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَسْقِ لِأُمَّتِكَ
فَانَهُمْ قَدْ هَلَكُوا۔ (الحدیث)

ابن ابی شیبہ صحیح سند کے ساتھ ابوصالح سمان
سے وہ مالک داری سے جو عمر فاروق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے خازن تھے۔ روایت کرتے ہیں
کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں قحط
پڑ گیا۔ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی قبر النور پر آیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اپنی امت کیلئے طلبِ باران فرمائیے کہ وہ ہلاکت
کو پہنچ گئی ہے۔

اس کے بعد حافظ ابن حجر مغلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ یہ قبر النور پر اگر فریاد کرنے والا شخص کون تھا۔
یعنی یہ فریاد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی
حضرت بلال بن حارث مزینی تھا اور صحیح

هُوَ بَلَالُ بْنُ حَارِثٍ
الْمَزَنِيُّ أَحَدُ الْمُصْحَابَةِ (رضی اللہ عنہ)۔

ہم مندرجہ بالا حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ مصیبت کے وقت متبرک لایں بلالؓ خداوندی میں سے کسی کی قبر
پر جا کر اسے پکارنا اپنی حاجت روائی کے لیے صحابی کا فعل ہے اور یہ شرک نہیں اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ نمودودی صاحب
کے خیالات باطل و سب ہباء مشہور ہیں۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی
بزمِ آخر کا شمعِ فروزاں ہوا
جس کو شایاں ہے عرشِ خدا پر جُلوں
بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
جس کے توفوں کا دھوون ہے آبِ حیات
خلق سے اولیاءِ اولیاء سے رُسل
ذکرِ سب پیچھے جب تک نہ نہ گور ہو
جس کی دولہ نہ ہیں کوثر و سبیل
مجھے سب کا خدا ایک ہے دیے ہی
قرنوں جلی رُسلوں کی ہوتی رُبی
کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیئے
کیا خبر کتے تار سے کھلے چھپ گئے
ملکِ کونین میں انبیاءِ تاجدار
لامکان تک اُجالا ہے جس کا وہ ہے
سارے اچھتوں میں اچھا سمجھنے جسے
انبیاء سے کروں عرض کیوں مالگو
جس نے ٹھوڑے کیے ہیں قمر کے دُہے
سب چمک والے اُجڑوں میں چمکا کیے
جس نے مُردہ دلوں کو دی عُمرِ ابد

سب سے بالا و بالا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نورِ اول کا جلوہ ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
شمعِ دہ لے کر آیا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہے وہ جانِ سیجا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اور رُسلوں سے اعلیٰ ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نمکیں حُسن والا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ان کا ان کا تمہارا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
دینے والا ہے تپا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہر مکان کا اُجالا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کیا نبی ہے تمہارا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نورِ وحدت کا کھڑا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
انہی شیشوں میں چمکا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہے وہ جانِ سیجا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

غمزدوں کو رضا مُنژدہ دیجئے کہ ہے
بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم